



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۳ صفر ۱۴۰۳ھ کو بروز جمعہ شام کو ٹیلی ویژن پر عالم فطری سے متعلق ایک پروگرام نشر ہوا جسے پیش کرنے والے ابراہیم الراشد تھے اور یہ پروگرام ہندوستان کے لوگوں سے متعلق تھا۔

اس نشریہ کی ابتداء میں ابراہیم الراشد نے کہا ہندوستان کو جو ادیان کیا ملک کہا جاتا ہے تو یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ وہاں ہندومت، بدھ مت اور سکھ وغیرہ وغیرہ سب دین پائے جاتے ہیں اب میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ:

آئیے امور کو واقعی دین کا نام دیا جاسکتا ہے جیسا کہ پروگرام پیش کرنے والے ان امور کو ادیان کا نام دیا ہے؟

آیا یہ دین بھی منزل من اللہ ہیں اور رسولوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچائے گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو درست مضمون سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ع۔ اسماعیل۔ ع۔ الریاض

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

بروہ بات جس کے لوگ پیروکار ہوں اور انہیں دین سمجھ رہے انہیں دین اس پر دین کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے خواہ وہ باطل ہو۔ جیسے ہودھ مت، اصنام پرستی، یہودیت ہندومت اور عیسائیت وغیرہ باطل ادیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ الکافرون میں فرماتے ہیں:

لَنْ نَّمُوتَ وَنَحْنُمْ وَاٰلِیٰنَا وَنَحْنُ

(تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔) (الکافرون: ۶)

گویا جن باتوں کو اصنام پرست اپنائے ہوئے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے دین کا نام دیا ہے۔ حالانکہ دین حق تو صرف اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔) (آل عمران: ۱۹)

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَّمْتَحِنِمْ غَيْرِ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ نَقْبَلَهُ مِنْهُ وَهُوَ مِنَ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(اور اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہتا ہے تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا) (آل عمران: ۸۵)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلدِّيْنُ اَكْمَلْتُ لَكُمْ وَاَنْتُمْ وَاَنْتُمْ عَلَيَكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا) (المائدہ: ۳)

اور اسلام ہا سوائے اللہ کو چھوڑ کر صرف اسی عبادت، اس کے اوامر کی اطاعت اور نواہی کے ترک اور اس کی قائم کردہ حدود تک رک جانے کو کہتے ہیں نیز یہ کہ جو کچھ پیدا ہو چکا یا ہونے والا ہے اور اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہے اس پر ایمان لایا جائے اور ادیان باطلہ میں کچھ بھی منزل من اللہ نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی چیز اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ خود پیدا کردہ باتیں ہیں جو منزل من اللہ نہیں ہیں۔ جبکہ اسلام تمام رسولوں کا دین رہا ہے۔ اختلاف اگر ہوا ہے تو وہ صرف شریعتوں میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لِكُلِّ مِلَّةٍ جَعَلْنَا مَنَاسِكَهَا

”ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔“ (المائدہ: ۴۸)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 26

محدث فتویٰ

